31803-ولادت کے بعد خون چالیس یوم کے بعد بھی آتا رہے تو کیا بعد والے ایام کی نمازوں کی قضاء کرنا ہوگی ؟

سوال

میں ولادت کے دوماہ بعد نماز ادا کرنا شروع کی کیونکہ خون دوماہ بعد رکا تھا، اور مجھے علم نہیں تھا کہ عورت چالیس یوم کے بعد پاک ہوجاتی ہے اور اس پر نماز فرض ہے ،مجھے اس حکم کا علم ولادت کے نوماہ بعد ہوا، اس لیے جن بیس ایام کی نمازیں نے ادا نہیں کی اس کا میرے ذمہ کیا واجب ہوتا ہے ؟
اور اگر اس کی قضاء واجب ہوتی ہے تو کس وقت قضاء کی جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے بعض علماء نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس یوم قرار دیتے ہیں کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نفاس والی عورتیں چالیس سوم تک بیٹھتی تھیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (139) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، اور جمہور علماء کرام کا مسلک یہی ہے .

چنانچہ اس کے بعد بھی اگر خون آتا رہے تو غسل کرکے نمازیں ادا کی جائینگی، عام عادت سے ہٹ کر چالیس یوم کے بعد جو خون آیا ہے ان ایام کی نمازیں قضاء کریں کیونکہ یہ حیض ہے .

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10488) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور بعض علماء کرام مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : ولادت کی بنا پر آنے والا خون اصل میں نفاس کا خون ہے، اس لیے خون رکنے تک نماز ادا نہیں کی جائیگی ان کا کہنا ہے کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں.

اور بعض علماء نفاس کی زیادہ سے زیادہ حد ساٹھ یوم (دوماہ) قرار دیتے ہیں، یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے .

احتیاط اسی میں ہے کہ چالیس یوم کے بعد والے ایام اگر ماہواری کے موافق نہ ہوں تو ان کی قضاء کرلیں.

دوم :

رہا مسئلہ نمازیں قضاء کرنے کی کیفیت کیا ہے تو جیسے ہی آپ کو یہ حکم پہنچا تو آپ پر قضاء لازم ہے، لیکن اگر زیادہ ایام کی بنا پر آپ کو مشقت ہے تو آپ حسب استطاعت قضاء کریں چاہے اس میں کئی دن لگ جائیں.

واللہ اعلم .